88125 ـ انٹرنيٹ كے ذريعہ تعارف ہوا اور منگنى كر لى ليكن دونوں كا آپس ميں سمجھوتہ نہيں

سوال

ميں نے دو برس تك اپنے گھر والوں سے دور ملازمت كى اور اجنبيت كا احساس ہوا اور ميرا نظريہ بھى تبديل ہوا اب ميں اپنے شہر سے ڈيڑھ سو كلو ميٹر يعنى ڈيڑھ گھنٹہ كى مسافت پر ايك بستى ميں ملازمت كرتى ہوں، ميرا تعلق صرف گھر اور ملازمت اور تعليم تك ہى محدود ہے ميرى كوئى سہيلى بھى نہيں، اور ميں رشتہ داروں سے بھى بہت كم ملتى ہوں.

ميرا خاندان ايك دينى گھرانہ ہے اور ميرى تعليم بھى اسى ماحول ميں عفت و عصمت كى حفاظت اور نماز پنجگانہ كى پابندى اور دوسروں كے ادب و احترام پر ہوئى ہے، (1422) ہجرى سے انٹرنيٹ كا علم ہوا اور ميں اكثر ويب سائٹ سرچ كرتى جس كا مقصد انگلش كو بہتر بنانا تھا، تا كہ ميں انگلش اچھى طرح پڑھا سكوں، ميں عورت اور ازدواجى زندگى اور خاندانى مسائل كے متعلق بھى سرچ كرتى رہى.

چھ ماہ قبل ميں ايك پروگرام ميں انگلش كى پريكٹس كے دوران مجھے ايك ميسج موصول ہوا كہ وہ شخص مجھ سے انگلش كى تعليم كے متعلق مختلف طريقہ سے بات چيت كرنا چاہتا ہے، اور اس سلسلہ ميں طالبات كو كن مشكلات كا سامنا ہوتا ہے وہ معلوم كرنا چاہتا ہے، اس شخص نے انگلش زبان كا كورس كر ركھا ہے اور مجھ سے دو برس چھوٹا بھى ہے، اس پروگرام ميں دو يا تين بار ميسج كے ذريعہ بات چيت كے بعد اس نے ميرے شخصت اور عمر اور علاقے اور ميرے خاندان كى عادات وغيرہ كے بارہ ميں دريافت كيا، اور بتايا كہ وہ ميرا رشتہ طلب كرنا چاہتا ہے، اس ليے ميں نے اپنے والد صاحب كا فون نمبر دے ديا تا كہ اس كى سچائى كا علم ہو سكے.

حقيقتا اس نے والد صاحب سے رابطہ كيا اور دو ہفتوں كے بعد اس كے گھر والے بھى ہمارے پاس آئے ليكن ابتدا ميں ميرے گھر والے نيٹ كے ذريعہ تعارف ہونے كى بنا پر اس رشتہ ميں متردد تھے ليكن كئى بار كوشش كرنے كے بعد رشتہ قبول كر ليا گيا، الحمد للہ ميرے منگيتر كى ميرے شہر كے قريب ہى ايك بستى ميں بطور ٹيچر تعيين ہوگئى اور عنقريب بنك سے نفع پر قرض بھى حاصل كر لے گا تا كہ ہمارى منگنى اور عقد نكاح كے معاملات مكمل ہو سكيں.

منگنى كے كچھ عرصہ بعد ہم ايك دوسرے سے ٹيلى فون كے ذريعہ بات چيت كرنے لگے ليكن اس ميں كچھ سلبى اور كچھ مثبت اشياء بھى پائى جاتى ہيں، مختصر يہ كہ وہ چاہتا ہے كہ شادى كے بعد ميں ملازمت چھوڑ دوں اور اولاد كو مكمل وقت دوں اور اپنے آپ اور تعليم كو بھول جاؤں اور صرف ازدواجى امور ميں ہى زندگى بسر كروں، حتى كہ اگر ميں خادمہ لانا چاہوں تو اس كى تنخواہ مجھے ادا كرنا ہوگى وہ نہيں دےگا.

وہ چاہتا ہے کہ میں نہ تو گانے سنوں اور نہ ہی فلمیں اور ڈرامے دیکھوں، اور پینٹ بھی پہنوں اور اسی طرح سر پر رکھنے والا برقع اور عبایا زیب تن کروں، میں نے اسے کہا ہے کہ گانے چھوڑ دوںگی اور فلمیں اور ڈرامے حرام نہیں سمجھتی، اور اسی طرح وہ تفریح مقامات پر بھی جانے سے روکتا ہے، مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ اس سے کیسے سمجھوتہ کیا جائے، برائے مہربانی میرا تعاون فرمائیں.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ہمارے پاس جو سوالات آتے ہیں ان کا جوابات دینے میں ہماری عادت ہے کہ اگر اس سوال میں کوئی شرعی غلطی ہو تو ہم اس غلطی پر ضرور تنبیہ کرتے ہیں ان بعض غلطیوں کا تعلق تو سوال کے ساتھ ہو سکتا ہے، لیکن کچھ کا اس سے تعلق نہیں ہوتا تو بھی ہم سائل کے لیے صحیح چیز بیان کرتے ہیں تا کہ خیر خواہی ہو سکے جو اللہ سبحانہ و تعالی نے ہم پر واجب کی ہے.

دوم:

آپ کے سوال میں ہم نے جو شرعی مخالفات پائی ہیں چاہے ان کا تعلق آپ سے ہے یا خاوند کے ساتھ وہ درج ذیل ہیں:

1 – عورت کا محرم کے بغیر سفر کرنا:

سوال کرنے والی بہن کے درج ذیل قول سے ہم کو یہ سمجھ آئی ہے کہ:

" اب میں ایک بستی میں ملازمت کرتی ہوں جو میرے شہر سے ڈیڑھ سو کلو میٹر یعنی ڈیڑھ گھنٹے کی مسافت پر ہے ڈیڑھ گھنٹہ جانے اور ڈیڑھ گھنٹہ آنے میں لگتا ہے "

اگر واقعتا ایسا ہی ہے اور اس بہن کے ساتھ اس کا کوئی محرم نہیں ہوتا تو اسے یہ معلوم ہونا چاہیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اللہ سبحانہ و تعالی اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والی عورت کے لیے محرم کے بغیر سفر کرنا حلال نہیں "

جیسا کہ کچھ علماء کی رائے ہے کہ سفرکے لیے عورتوں کا گروپ کافی ہے یعنی ان کا محرم ساتھ نہ ہو تو اکٹھی عورتیں مل کر سفر کر سکتی ہیں، یہ رائے صحیح نہیں اور عورت اس طرح سفر نہیں کر سکتی، بلکہ ہر عورت کو اپنے محرم کے ساتھ سفر کرنا چاہیے.

اس مسئلہ کی تفصیل معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (3098) اور (45917) اور (4523) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

2 – اجنبی مرد کے ساتھ انٹرنیٹ کے ذریعہ خط و کتابت کرنا:

آپ نےایك ایسے مرد کے ساتھ خط و کتابت کی جو آپکے لیے اجنبی تھا، اگرچہ بعد میں اس اجنبی مرد نے آپ کا رشتہ بھی طلب کیا ہے، لیکن ہزاروں افراد اور مرد ایسے ہیں جو ایسا نہیں کرتے بلکہ وہ عورت کو اپنے پھندے میں پھنسا کر اسے رسوا کرتے ہیں.

اور پھر یہی نہیں بلکہ اس طریقہ پر قائم ازدواجی تعلقات میں شك و شبہ اور تہمت وغیرہ ضرور رہتی ہے جس کے نتیجہ میں شادی کامیاب نہیں ہوتی.

مرد و عورت کے مابین خط و کتابت کی حرمت ہم سوال نمبر (26890) اور (10221) کے جوابات میں بیان کر چکے ہیں آپ اس کا ضرور مطالعہ کریں.

3 – فائدہ پر قرض کے نام سے سودی قرض حاصل کرنا جس کو نام تبدیل کر کے حلال کرنےکی کوشش کی گئی ہے.

آپ نے اس کا ذکرکرتے ہوئے کہا ہے کہ:

" میرا منگیتر عنقریب ایك بنك سے فائدہ پر قرض حاصل کر رہا ہے تا کہ ہماری شادی کی رسومات مکمل ہو سکیں "

اس لین دین کو لوگوں نے " قرض " کا نام دے رکھا ہے جو حقیقت کے اعتبار سے ہے، اگرچہ بنکوں نے حیلہ کرتے ہوئے اسے نفع کا نام دیا ہے حالانکہ اس کی حقیقت تو سودی فائدہ کے ساتھ قرض حاصل کرنا ہی ہے.

اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (36408) کے جواب میں دیکھ سکتی ہیں.

4 – منگنی کے عرصہ میں ایك دوسرے سے بات چیت کرنا:

آپ نے اپنے سوال میں یہ کہا ہے کہ:

" میری منگنی کے کچھ عرصہ بعد ہم ٹیلی فون کے ذریعہ بات چیت کرنا شروع کر دی تھی (مجھے علم ہے ہم نے

اس میں غلطی کی خاص کر عقد نکاح سے قبل ہی بات چیت شروع کر دی) "

اس لیے منگیتر کے ساتھ خلوت کرنے یا اس کے ساتھ جانے یا اس میں اور وسعت کرتے ہوئے اختلاط کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے، اور بات چیت سے گریز کیا جائے خاص کر ٹیلی فون کے ذریعہ جبکہ پاس کوئی نگرانی کرنے والا یا پھر کوئی محرم نہ ہو، کیونکہ اس کے بہت غلط نتائج نکل سکتے ہیں "

منگیتر کے ساتھ تعلقات کی حدود جاننے کے لیے آپ سوال نمبر (7757) اور (2572) اور (20069) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

5 – شادی میں شرط رکھنا:

آپ نے کہا ہے کہ:

" کیا یہ بات معقول ہے کہ قبیلوں اور اشراف قسم کے لوگوں کی بیٹیوں کی مشکل شروط اور مطالبات نہیں ہوتے ؟"

جواب یہ ہے کہ: جی ہاں یہ معقول ہے: خاوند پر سخت شرطیں لگانا جس کی بنا پر ازدواجی زندگی میں عقدے پیدا ہوں، اور ہو سکتا ہے ان شروط میں ایسا کام ہو جس کی خاوند کو استطاعت و طاقت ہی نہ ہو، جس کی بنا پر خاوند کی نفسیات اور بیوی اور سسرال والوں کے ساتھ تعلقات میں سلبی اثرات مراتب ہونگے.

پھر خاوند سے یہ مشکل قسم کی شروط اور مطالبات کرنا کوئی عقلمندی نہیں، اور نہ ہی اس میں شرف و مرتبہ ہے دیکھیں فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا سارے جہان کی عورتوں کی سردار اور سید المرسلین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی لخت جگر ہیں، لیکن انہوں نے اپنی شادی میں کوئی سخت شرط نہیں لگائی، اور نہ ہی کوئی زیادہ مطالبات کیے.

اور اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بیٹیوں اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی بیٹیوں کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے بھی کوئی ایسی شرط نہیں لگائی حالانکہ یہ سب مقام و مرتبہ اور حسب و نسب اور شرف و عقل اور دین والی تھیں.

علی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کو شادی کے لیے ایک چادر اور ایک مشکیزہ اور ایک چمڑے کا تکیہ جس میں اذخر گھاس بھری ہوئی تھی تیار کیا اور یہ اشیاء دیں "

مسند احمد حدیث نمبر (644) سنن نسائی حدیث نمبر (3384) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے.

سنت مطہرہ میں تو وہ کچھ وارد ہے جو آپ کے گمان کے خلاف ہے یعنی منگنی میں آسانی اورعقد نکاح اور شادی کے اخراجات میں کمی ہونی چاہیے.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" عورت کی خیر و برکت اور سعادت میں یہ چیز شامل ہے کہ اس سے منگنی آسان ہو اور اس کا مہر کم ہو "

مسند احمد حدیث نمبر (23957) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (2235) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

6 – بیوی کا اپنے خاوند کی خدمت بجا لانا:

آپ کا یہ کہنا کہ:

" ہمارے معاشرے میں مرد یہ بھول چکے ہیں کہ اسلام میں گھر کے کام کاج کی ذمہ داری خاوند کی ہے، وہ آزاد ہے چاہے خود کرے یا پھر ملازمین سےکرائے، اور اگر بیوی کرتی ہے تو یہ اس کی جانب سے احسان و کرم ہے ! "

اگرچہ جمہور اور اکثر کا قول یہی ہے لیکن یہ ضعیف اور مرجوح قول ہے صحیح نہیں کہ عورت گھرکےکام کاج کرتی ہے تو یہ اس کا احسان اور کرم و فضل ہوگا، بلکہ گھریلو کام کاج تو عورت پر واجب ہیں اس میں کسی بھی قسم کا کوئی شك نہیں، بلکہ یہ ہے کہ عورت اپنی استطاعت اور قدرت کے مطابق گھریلو کام کاج کریگی.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" عورت پر اپنے خاوند کی خاوند اچھے طریقہ سے بجا لانا واجب ہے، اور یہ حالات کےمطابق مختلف ہوگی، لہذا دیہاتی عورت کی خدمت شہری عورت کی طرح نہیں، اورطاقتور عورت کی خدمت کمزور عورت جیسی نہیں "

دیکھیں: الفتاوی الکبری (4 / 561).

اور شیخ عبد اللہ بن جبرین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

میں نے ایك اخبار میں کسی عالم دین کا فتوی پڑھا ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ:

بیوی پر اپنے خاوند کی خدمت کرنا اصلا واجب نہیں بلکہ خاوند نے تو اس سے عقد نکاح صرف استمتاع کے لیے کیا ہے، رہا یہ کہ عورت اپنے خاوند کی خدمت کرے تو یہ حسن معاشرت میں شامل ہوتا ہے.

اس فتوی میں کہا گیا ہے کہ: اگر کسی بھی سبب کے باعث بیوی اپنے خاوند کی خدمت نہیں کرتی یا اپنا کام کاج نہیں کرتی تو خاوند کے ذمہ ملازم اور خادم لانا واجب ہے.

کیا یہ بات صحیح ہے یا غلط، الحمد للہ یہ اخبار اتنا مشہور نہیں کہ ہر کوئی یا پھر اکثر لوگ اسے خریدتے اور مطالعہ کرتے ہوں، وگرنہ اگر عورتوں نے یہ فتوی پڑھ لیا تو کچھ خاوند کنوارے اور بغیر بیوی کے ہو جائیں گے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" یہ فتوی صحیح نہیں، اور نہ ہی اس پر عمل ہے؛ کیونکہ صحابیات اپنے خاوندوں کی خدمت کیا کرتی تھیں جیسا کہ اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ تعالی بیان کرتی ہیں کہ وہ اپنے خاوند زبیر بن عوام رضی اللہ تعالی عنہا کی خدمت کیا کرتی تھیں، اور اسی طرح فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہ بھی اپنے خاوند علی رضی اللہ تعالی عنہا کی خدمت کرتیں، اور اسی طرح باقی صحابیات بھی.

اور آج تك مسلمانوں كا عرف يہى ہے كہ بيوى اپنے خاوند كى خدمت كرتى ہے، يعنى كھانا پكانا اور اسكا لباس وغيرہ دھونا اور برتن صاف كرنا اور گھروں كى صفائى وغيرہ كرنا.

اور اسى طرح جانوروں كو پانى پلانا اور ان كا دودھ دھونا اور كھيتى باڑى وغيرہ ميں شريك ہونا ہر وہ كام جو عورت كے مناسب ہے كرنا، نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے دور سے آج تك اس عرف پر ہى عمل چل رہا ہے اور اس كا كوئى انكار نہيں كرتا.

ليكن بيوى كو ايسا كام كرنے كا نہيں كہنا چاہيے جس ميں بہت زيادہ مشقت و صعوبت پائى جائے، بلكہ اس سے وہى كام كرائيں جائيں جو عادت اور طاقت كے مطابق ہوں "

اللہ سبحانہ و تعالى ہى توفيق دينے والا ہے.

ديكھيں: فتاوى المراۃ المسلمۃ (2 / 662 - 663).

مزيد آپ سوال نمبر (12539) اور (10680) كے جوابات كا مطالعہ ضرور كريں.

7 - ڈرامے اور فلميں ديكھنا:

آپ كا كہنا كہ: " ميں ڈرامے اور فلميں ديكھنا حرام نہيں سمجھتى "

بلاشك و شبہ آپ كى يہ بات غلط ہے؛ كيونكہ فلموں اور ڈراموں ميں بہت سارى خرابياں اور غير شرعى امور پائے

جاتے ہیں مثلا بےپرد اور غلط قسم کی عورتوں کا ٹی وي سکرین پر آنا، اور محبت و عشق کے قصے، اور شراب نوشی اور مرد و عورت کے حرام تعلقات، اور جرائم کی نشر و اشاعت اور اخلاق کریمہ اور اخلاق حسنہ کے خلاف باتیں وغیرہ.

ڈرامے اور فلموں کی حرمت کے متعلق تفصیل معلوم کرنے کے لیے سوال نمبر (13956) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

8 – آپ یہ کہنا کہ: " میرا منگیتر چاہتا ہے کہ میں گانے سننے اور فلمیں اور ڈرامے دیکھنا چھوڑ دوں، اور پینٹ زیب تن نہ کیا کروں اور سر پر رکھا جانے والا برقع پہنا کروں "

رہا مسئلہ گانے اور موسیقی سننے کا تو اس کی حرمت کے دلائل آپ سوال نمبر (43736) اور (5000) اور (5011) کے جوابات میں دیکھ سکتی ہیں.

اور یہ نئے فیشن کا کندھوں پر رکھا جانے والا برقع پہننے کا حکم معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (8555) کے جواب کا مطالعہ کر سکتی ہیں، اور فلموں اور ڈراموں کے بارہ میں ابھی اوپر کی سطور میں بیان ہو چکا ہے آپ ان سوالات کے جوابات ضرور دیکھیں.

سوم:

انصاف کی بات یہی ہے کہ آپ کے سوال میں ان اشیاء کا ذکر ہوا جو آپ کے منگیتر کو اچھی نہیں لگیں لیکن آپ کے لیے وہ جائز ہیں، وہ یہ کہ آپ کے والد کا آپ کے منگیتر کے سامنے یہ شرط رکھنا کہ وہ آپ کے لیے خادمہ اور نوکرانی کا انتظام کریگا.

جیسا کہ آپ نے سوال میں کہا ہے کہ : " میرے والد کی اس شرط پر پوری قوت کے ساتھ اعتراض کر رہا ہے کہ عقد نکاح میں یہ شرط رکھی جائیگی کہ وہ خادمہ اور نوکرانی کا انتظام کریگا "

لیکن گھر میں خادمہ اور نوکرانی کی موجودگی میں کے احکام ہیں اور اسی طرح کچھ خرابیاں بھی پائی جاتی ہیں انہیں معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (22980) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

چہارم:

کچھ اشیاء ایسی بھی ہیں جو منگیتر چاہتا ہے اور وہ صحیح ہیں آپ کے لیے ان میں سے کسی کا بھی انکار کرنا صحیح نہیں وہ درج ذیل ہیں:

1 – آپ كا يہ كہنا كہ:

" وہ چاہتا ہے كہ ميں اس كے اور اس كى اولاد كے ليے مكمل طور پر فارغ ہو جاؤں، اور اپنى زندگى ان كے ليے وقف كر دوں اور اس كے ليے اپنى ملازمت اور اپنے آپ كو بالكل بھول جاؤں، اور تعليم مكمل كرنے يا پھر اپنى ملازمت بہتر بنانے يا جارى ركھنے يا كوئى اور كام كرنے سے سارے خواب بالكل ختم كر دوں، اور اسى طرح جم جانے كا بھى خيال دل سے نكال دوں "

اس سلسلہ ميں ہم آپ سے يہى عرض كريں گے كہ عورت كا اپنے گھر اور اولاد اور خاوند كے ليے اپنے آپ كو فارغ كر لينا ہى سب سے عظيم كام ہے، يہ ايسا عمل ہے جو عظيم الشان ہونے كے ساتھ ساتھ مدت كے اعتبار سے بھى عظيم ہے حتى كہ مادى طور پر خرچ كرنے سے بھى جو كہ اس كا خاوند گھر سے باہر رہ كر پورا كرتا ہے.

اس وقت يورپ ميں بھى عورتيں يہ آواز بلند كر رہى ہيں كہ عورت اپنے اسى كام كى طرف واپس پلٹ آئے جو اسے بہتر بناتا ہے اور اس كى عزت و تكريم اور مروت كا باعث ہے اور وہ گھر كا كام كاج ہے كہ وہ گھريلو عورت بن كر رہے، جس كے ليے تو دن اور رات بھى كافى نہيں، اور اگر وہ مستقل طور پر ملازمت كرتى ہو اور گھر سے باہر كئى كئى گھنٹے ملازمت ميں بسر كرے تو يہ كام كيسے ہوگا اس طرح وہ كوتاہى كا مرتكب ہوگى؟!

2 – آپ كا يہ كہنا كہ:

" وہ چاہتا ہے كہ ميں گانے اور موسيقى چھوڑ دوں، اور فلموں اور ڈراموں كا مشاہدہ ختم كردوں، اور پينٹ شرٹ نہ پہنوں اور سر پر ركھا جانے والا برقع زيب تن كروں "

ان امور كے بارہ ميں ہم پہلے تنبيہ كر چكے ہيں.

3 – آپ كا يہ كہنا كہ:

" اس كى رائے يہ ہے كہ ميں اپنے گھر والوں كے ساتھ جہاں بھى تفريح كے ليے جاتى ہوں (بازار اور ساحل سمندر اور تفريحى پارك وغيرہ) جہاں مرد و زن كا اختلاط ہوتا ہے وہاں وہ مجھے نہيں لے جا سكتا "

اس سلسلہ ميں ہم يہى عرض كريں گے كہ اس مسئلہ ميں سچا ہے كيونكہ يہ جگہيں تو مرد و زن كے اختلاط سے اٹى ہوتى ہيں، ليكن بعض اماكن ميں اس كے ليے اختلاط سے بچنا ممكن ہے، اس ليے وہ جانے كے ليے ان ميں سے مناسب جگہوں اور وقت كا انتخاب كر سكتا ہے.

يہ جاننا ضرورى ہے كہ اس كا آپ كو ان جگہوں پر نہ لے جانے كى وجہ اس كى آپ پر غيرت ہے، اور يہ چيز قابل تعريف ہے كہ آپ كے خاوند ميں آپ كے ليے غيرت پائى جاتى ہے، اور پھر يہ غيرت برى نہيں كہ اس ميں كوئى شك

و ریب پایا جائے بلکہ یہ تو قابل تعریف ہے جس کے وجود کی بنا پر آپ کو اسے داد دینی چاہیے، بلکہ آپ اسے اور زیادہ کرنے کا باعث بنیں، اور اس سلسلہ میں آپ ان جگہوں میں سے مناسب جگہیں اور مناسب وقت اختیار کرنے کا مطالبہ کرنے میں نرم رویہ اختیار کر سکتی ہیں تا کہ وہ اس پر رضامند ہو جائے.

مزید آپ سوال نمبر (8901) کے جواب کا مطالعہ کریں کیونکہ اس میں ایسے تفریحی مقامات جہاں غلط امور پائے جاتے ہوں میں جانے کے متعلق مستقل فتوی کمیٹی سعودی عرب کا فتوی بیان ہوا ہے.

پنجم:

آخر میں ہم یہ عرض کریں گے کہ ازدواجی زندگی بہت اچھی اور شاندار ہوتی ہے، اور یہ ایك دوسرے کے ساتھ افہام و تفہیم اور سمجھوتہ پر مبنی ہوتی ہے، اس کے استقلال اور دائمی ہونے کی بنا پر اللہ تعالی اس میں خاوند اور بیوی کے مابین محبت و مودت اور پیار پیدا کرتا ہے.

اور اگر عورت دیکھے کہ اس کے لیے آنے والے رشتہ میں اور اس کی سوچ اور افکار میں فرق ہے اور سمجھوتہ نہیں تو پھر بہتر یہی ہے کہ اس کے ساتھ شادی سے اجتناب کرے، اور خاص کر جب رخصتی سے قبل ہی آپس میں اختلافات پیدا ہو جائیں، یا پھر رخصتی سے قبل ہی ایك دوسرے کے نظریات اور سوچ افہام و تفہیم میں فرق پیدا ہو جائے یا کوئی ایك دوسرے سے مستغنی ہو جائے تو اس صورت میں ہم یہی کہیں گے کہ وہ یہ شادی مت کرے، کیونکہ اس میں بہت ساری خرابیاں ہونگی.

ہم آپ کو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اپنی اصلاح کریں، اور جن حرام امور پر ہم آپ کو تنبیہ کر چکے ہیں آپ ان افعال کو ترک کر دیں ۔ ان امور کا اس شادی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں، چاہے آپ یہ شادی نہ بھی کریں یہ امور پھر بھی حرام ہیں ۔ ان امور کو ترک کرنے کے بعد آپ کے لیے اپنے منگیتر سے سمجھوتہ کرنا آسان ہوگا اور آپ ان امور میں آسانی سے اپنے منگیتر کو رضامند کر سکیں گے جو شرعی طور پر آپ کے لیے حلال ہیں.

اس لیے اگر وہ اس سمجھوتہ پر راضی ہوگیا اور اس کا شرح صدر ہوگیا تو وہ آپ کی ساری مشکلات آسان کر دیگا تو اس طرح یہ شادی دونوں کے لیے بہتر ہوگی، اور اگر آپ ان امور کو اپنانے پر رضامند رہیں جن پر ہم تنبیہ کر چکے ہیں جو آپ کے لیے شرعا حلال نہیں تو پھر ہم آپ کے منگیتر کو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ وہ آپ سے شادی مت کرے، بلکہ اسے یہ حق ہے صرف حق ہی نہیں اس کے لیے واجب ہے کہ وہ یہ شادی مت کرے.

آپ کو علم ہونا چاہیے کہ سعادت و خوشبختی اللہ سبحانہ و تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری میں ہے، اور جو شخص اللہ تعالی کی اطاعت کرتا ہے اللہ تعالی اسی کو شرح صدر عطا کرتا ہے، اور پھر جب اللہ سبحانہ و تعالی کسی مطیع شخص کو مبارك شادی اور اچھا خاندان عطا کرتا ہے تو وہ جنت خلد سے قبل اس دنیا میں ہی جنت میں داخل ہو

جاتا ہے اس لیے آپ اللہ تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری کی حرص رکھیں، اور ایسا خاوند تلاش کرنے کی سعی و کوشش کریں جو اللہ سبحانہ و تعالی کی حدود کا خیال کرنےوالا ہو، کیونکہ اللہ کی رضا و خوشنودی تلاش کرنا ہی آپ کے لیے دنیا میں خیر و بھلائی ہے.

مزید اہمیت کے لیے آپ سوال نمبر (22397) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اللہ سبحانہ و تعالی ہی توفیق دینے والا ہے.

واللہ اعلم .